بین مذہبی مذاکرات - اصول وآداب

پچیسواں فقہی سمینار منعقدہ: ۲۵ تا ۲۷ ربیع الثانی ۱۴۳۷ھ، مطابق ۵ تا ۷ فروری ۲۰۱۶ء، بدرپور، آسام

آج مورخہ ۷/۲/۲۰۱۶ء کو تجویز کمیٹی کی میٹنگ میں ''بین مذہبی مذاکرات - اصول وآداب'' کے موضوع پر غور وخوض کے بعد مندرجہ ذیل تجاویز بہ اتفاق مرتب ہوئیں:

۱- مذہبی، سماجی اور سیاسی بنیادوں پر بین مذہبی مذاکرات کئے جاسکتے ہیں، بشرطیکہ ان مذاکرات سے مسلمانوں کے مذہبی تصورات وعقائد متاثر نہ ہوں، اور ان کو رواداری، پُرامن بقاء باہم، دعوت دین، غلط فہمیوں کے ازالہ اور سماجی وسیاسی مشکلات کے حل کے لئے استعمال کیا جائے۔

۲- مختلف مذاہب کے درمیان بعض قدریں مشترک ہیں، اس لئے مفید مقاصد کے لئے دیگر مذاہب کی کتابوں سے استفادہ اور حوالہ کی گنجائش ہے۔

۳- دیگر اہل مذاہب کے مذہبی رسوم واعمال میں شرکت جائز نہیں ہے۔

۴- ہم آہنگی برقرار رکھنے اور فتنہ وفساد سے بچنے کے لئے عام حالات میں ایسے مباح اعمال سے دست بردار ہونا درست نہیں جو مسلمانوں کی متوارث تہذیب کا حصہ ہیں۔

۵- عقیدۂ توحید ورسالت اقوام عالم کے سامنے پیش کرنا اور جملہ کفر وشرک کے رسوم واعمال سے براءت کا اظہار کرنا مسلمانوں کا دینی فریضہ ہے؛ البتہ اس بات کی پوری کوشش کی جائے کہ اظہار براءت کے ایسے طریقے اور اسالیب اختیار نہ کیے جائیں جن سے دیگر اہل مذاہب کی دل آزاری ہو۔

۶- صحت مند انسانی معاشرہ کی تشکیل کے لئے مشترکہ سماجی مسائل جیسے غربت، کرپشن (بدعنوانی)، بے حیائی، عورتوں، مزدوروں اور سن رسیدہ افراد کے ساتھ زیادتی وغیرہ پر مختلف اہل مذاہب کے ساتھ مذاکرات وقت کی اہم ضرورت ہیں اور مسلمانوں کو اس میں حصہ لینا چاہئے۔

۷- مسلمانوں کے دینی، قومی اور اجتماعی مفادات کے تحفظ کے لیے مختلف سیاسی جماعتوں، مذہبی تنظیموں اور شخصیات کے ساتھ بہ وقت ضرورت شرعی اصولوں کی رعایت کرتے ہوئے مذاکرات کرنا نہ صرف جائز، بلکہ مستحسن ہے۔

۸- بین مذہبی مذاکرات کو ثمر آور بنانے کے سلسلہ میں درج ذیل اقدامات مفید ثابت ہوسکتے ہیں:

الف- مذاکرات کی صلاحیت کے حامل مسلم اسکالرس کا ایک وفاق بنایا جائے۔

ب- ہر صوبہ کے ممتاز دینی مدارس اور جامعات میں تقابلی مطالعۂ ادیان ومذاہب پر خصوصی توجہ دی جائے، اور اس کے لیے ایک خاص شعبہ قائم کیا جائے۔

ج- ملک کی مختلف یونیورسٹیوں اور تحقیقی اداروں میں قائم مذاہب وادیان کے شعبوں سے مسلسل رابطہ رکھا جائے اوران سے استفادہ کی بھرپور کوشش کی جائے۔

د- مختلف ادیان ومذاہب کے رہنماؤں کا ایک متحدہ پلیٹ فارم تشکیل دیا جائے،جس کے اجتماعات وقتاً فوقتاً ملک کے مختلف اہم علاقوں میں منعقد کیے جائیں۔

ھ- ملک کی مختلف مذہبی تنظیموں اوراداروں سے براہ راست مذاکرات کا سلسلہ شروع کرنے کے عملی اقدامات کیے جائیں۔

و- مسلمانوں میں خدمت خلق کے رجحانات کوفروغ دینے کی کوشش کی جائے،اوراس مقصد کی تکمیل کے لئے رفاہی تنظیمیں (N.G.O) قائم کی جائیں اوراس غرض کے لیے قائم اداروں کے تجربات سے فائدہ اٹھایا جائے۔

☆☆☆